دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331 برائے رابطہ
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524

فتویٰ نمبر 31811

الاستفتاء

مفتیان کرام اس کمپنی کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جو "لاثانی گروپ آف کمپنیز" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کمپنی کا ایک پروجیکٹ "لاثانی چکنس اینڈ چکن" کے نام سے ہے۔ اس پروجیکٹ میں کمپنی اپنے کسٹمر سے سولہ 16 ماہ کا معاہدہ کرتی ہے۔ کمپنی اپنے کسٹمر کو 5000 چوزے دیتی ہے۔ اور بطور سیکیورٹی اس سے تین لاکھ پچاس ہزار (350000) روپے لیتی ہے۔ معاہدے میں یہ طے ہوتا ہے کہ کسٹمر / فارمر چوزوں کی دیکھ بھال کرے گا۔ جس میں چوزوں کی خوراک، راشن، میڈیسن، ڈاکٹر، ٹرانسپورٹ اور خرید و فروخت کمپنی کی ذمہ داری ہو گی۔ جبکہ چوزوں کیلئے مناسب جگہ، دیکھ بھال اور پانی، بجلی کی ذمہ داری فارمر کی ہو گی۔ فارمر کی دیکھ بھال کی صورت میں فی چوزہ پچیس 25 روپے ملیں گے۔ اس لحاظ سے پانچ ہزار چوزوں کے ایک لاکھ پچیس ہزار 125000 ہوئے۔ جن مہینوں میں کمپنی چوزے نہیں دیتی تو شیڈ وغیرہ کا رینٹ ان مہینوں کا بھی ادا کرتی ہے۔ جو کہ 75000 روپے ہے۔ ایک شخص کا کہنا ہے کہ ان مہینوں کا رینٹ لینا جائز نہیں ہے۔ اگر فارمر کی غلطی سے چوزے مرے (مثلاً چھت گری، چوری ہو گئی یا بارش کا پانی چلا گیا) تو تین سو چوزے تک اس سے کوئی مطالبہ نہیں ہو گا۔ یعنی 300 چوزوں کی دیکھ بھال کی اجرت ملے گی۔ جبکہ اس سے زیادہ جتنے چوزے مریں اس کی اجرت نہیں ادا کی جائے گی۔ اگر فارمر کی غلطی سے نہیں مرے بلکہ کسی وبا یا بیماری کی وجہ سے مرے تو کوئی کٹوتی نہیں ہو گی۔ بلکہ پورے پیسے ادا کئے جائیں گے۔ کمپنی فارمر کو بارہ 12 فلاکس دیتی ہے۔ یہ فلاکس ایک مہینے یا چالیس دن تک فارمر کے ساتھ ہوتا ہے۔ 16 ماہ بعد شروع میں سیکیورٹی کے طور پر ادا کی گئی رقم (350000) روپے بھی واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس طرح کا معاملہ کرنا شرعاً جائز ہے؟

المستفتی: عطاء الرحمٰن رحیم یار خان

الجواب بعون الملک الوھاب

بظاہر سوال سے اس معاملہ کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے مزید اطمینان کیلئے کسی دوسرے اہل علم سے بھی پوچھ لیا جائے۔ البتہ سیکیورٹی وصول کرنا قابل تشویش ہے۔

کتبہ: ثانی المحسط البرہانی

Scanned with CamScanner

ولو كان استأجر من بن معلومة على أن يرعى غنما معلوما إلى بأجر معلوم فهو جائز ويكون أجير وحد لأنه أوقع العقد في حقه على المدة لما ذكر المدة أولا. إلا إذا قال ترعى غنم غيري مع غنمي فحينئذ يكون أجيرا مشتركا.

(المحيط البرهاني ۵۱/۱۲ ط ادارة القرآن كراچي)

وفي مجمع الضمانات

الراعي قد يكون أجير وحد بأن استأجره شهرا ليرعى غنمه بدرهم أو استأجر ليرعى غنمه بدرهم شهرا وشرط عليه أن لا يرعى غنم غيري.

(مجمع الضمانات ص ۵۳ ط بيروت)

وفيه أيضا

ولا ضمان على الأجير الخاص ولا فيما تلف من عمله اتفاقا إذا لم يتعمد الفساد ذكره في الإصلاح نقلا عن الخانية. قال في الفصولين نقلا عن التجريد الأجير الخاص لا يضمن إلا بالتعدي.

(أيضا ص ۵۲ ط دار الكتب العلمية بيروت)

وفي البدائع

ومنها أن يكون المبيع معلوما وثمنه معلوما علما يمنع من المنازعة ... وإن كان مجهولا جهالة لا تفضي إلى المنازعة لا تفسد

(بدائع الصنائع ص ۱۵۶/۵ ط رشيدية جديد قديم)

والله تعالى أعلم وعلمه أتم وأحكم

الجواب صواب

كتبه محمد نعمان ...

...

[illegible]

۵/۶/۱۴۴۲ه